اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

قیمت تین پیسے

جلد ۲۸	۱۰ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش	۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۹ھ	۱۰ جولائی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتناعِ شراب کی تحریک کا حشر

اور

مذہبی طاقت کی برتری کا ثبوت

کانگرسی حکومتوں نے برسرِ اقتدار آنے پر جو بڑے بڑے اہم قدم اٹھائے۔ ان میں سے امتناعِ شراب کے فیصلہ کو بہت اہمیت دی جاتی رہی۔ اور ان حکومتوں کے کارناموں کی فہرست میں اسے سب سے اوپر درج کیا گیا۔ قانون کے رُو سے بمبئی اور اس کے مضافات میں شراب کا رکھنا۔ پینا پلانا اور فروخت کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا۔ صرف چند ایک ہوٹلوں کو فروختِ شراب کی اجازت حاصل تھی۔ اور وہ بھی پرائیویٹ کمروں میں اپنے گاہکوں کو شراب مہیا کر سکتے تھے۔

لیکن بمبئی کے بلا نوشوں کو یہ پابندیاں گوارا نہ تھیں۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ پہلے کی طرح آزادانہ مے نوشی کی مجالس منعقد کر سکیں۔ آخر بعض رنگین مزاجوں نے ہائی کورٹ میں ایک دعوےٰ دائر کر دیا۔ کہ حکومت قانوناً اس قسم کے امتناع کی مجاز نہیں۔ دونوں طرف سے خوب قانونی موشگافیاں ہوتی رہیں۔ اور آخر ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ صادر کر دیا۔ کہ دعوےٰ صحیح ہے۔ اور حکومت نے یہ قانون نافذ کر کے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس قانون کے ماتحت صوبہ میں جتنے مقدمات دائر تھے۔ وہ سب واپس لے لئے گئے۔ اور اب وہاں یہ کیفیت ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے تو وہاں قانون امتناع شراب نافذ ہے۔ مگر قانوناً ہر شخص شراب پی سکتا۔ اور اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

پہلے تو بمبئی کی حکومت نے مجبوراً اس قانون کو ملائم کرنے کے لئے اس میں بعض تبدیلیاں کر دی تھیں۔ مثلاً انکم ٹیکس ادا کرنے والوں کو خرید شراب کی عام اجازت دے دی گئی۔ اور ولائتی شراب کی خرید میں آسانیاں پیدا کر دی گئیں لیکن لوگ اس پر بھی مطمئن نہ ہوئے۔ اور آخر ہائی کورٹ سے یہ فیصلہ کرا کے چھوڑا اور قانون امتناع کا یہ افسوسناک انجام ہوا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ مدراس کی کانگرسی حکومت نے بھی اپنے ہاں یہ قانون نافذ کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہاں شراب نوشی میں اضافہ ہو گیا۔ اور پنجاب کی نسبت جہاں یہ قانون نہ تھا۔ شراب کا استعمال زیادہ ہوا۔ مدراس میں شراب کے استعمال کی اوسط فی کس سالانہ ۲ء۴ گیلن تھی لیکن پنجاب میں ۱ء۷۔ مدراس میں بدمست شرابی ۸۰۶۵ گرفتار ہوئے لیکن پنجاب میں صرف ۳۴۷۔

یہ تو ہندوستان کی صوبجاتی حکومتوں کا حال ہے۔ جو کلیتہً خود مختار نہیں اور جن کے ہاتھ میں ساری طاقت نہیں۔ اس لئے ان کی سکیمیں اگر خاطر خواہ کامیابی کا مونہہ نہ دیکھ سکیں۔ تو کوئی ایسی بات نہیں جبکہ امریکہ ایسی زبردست۔ آزاد و خود مختار اور وسیع ذرائع رکھنے والی حکومت پانچ سال تک انتہائی کوشش کرنے کے باوجود اس لعنت سے اپنے ملک کو پاک نہ کر سکی۔ اور ایک لمبے تجربہ کے بعد اسے مجبور ہو کر شراب نوشی کی عام اجازت دینی پڑی۔

یہ واقعات چشم بینا رکھنے والوں کے لئے بہت سبق آموز ہیں۔ اور اس زمانہ میں جبکہ دنیا مادیت کے عمیق ترین غار کی طرف نہایت سرعت سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور مذہب کی گرفت بالکل ڈھیلی ہو گئی ہے۔ ضرورتِ مذہب کو ثابت کرتے اور بتاتے ہیں۔ کہ مذہب ایک بہت زبردست طاقت ہے۔ اور اخلاق کی اصلاح میں اس کا بہت بڑا دخل ہے۔ دنیا کی ہر طاقت۔ ہر حکومت اور ہر قانون بلحاظ اثر اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ اور یہ دنیا میں ایسے ایسے کام کر دیتا ہے۔ جو بظاہر حالات تمام قسم کے مادی ذرائع کے استعمال کے باوجود ناممکن نظر آتے ہیں۔

اسلام کی تاریخ میں اس کی کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔ انہی میں سے ترکِ شراب کا حکم بھی ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ اہل عرب کی شراب نوشی کا مقابلہ کوئی اور قوم آج تک نہ کر سکی ہے۔ نہ کر سکے گی۔ اہل یورپ یا اہل ہند تو بالعموم کسی خاص وقت میں شراب نوشی کے عادی ہونگے۔ لیکن اہل عرب تو ہر وقت نشہ سے مخمور رہتے تھے۔ ان کی مجالس میں ہر وقت اس کا دور چلتا تھا۔ اور ہر گھر میں بافراط شراب کشید کی جاتی اور جمع رکھی جاتی تھی۔ حتےٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ان شراب پینے والوں میں سے بھی بعض داخلِ اسلام ہو گئے۔ قبول اسلام کے بعد کچھ عرصہ شراب حرام قرار نہ پائی تھی۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ ایک مکان میں چند ہم پیالہ و ہم نوالہ احباب جمع تھے

دور پر دور چل رہا تھا۔ کہ عین اس وقت منادی کی آواز ان میں سے کسی کے کان میں پڑی۔ کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں گلی میں جاکر اس کی تفصیل سے آگاہی حاصل کرتا ہوں۔ لیکن دوسروں نے کہا کہ نہیں پہلے ہمیں شراب کے مٹکے توڑ دینے چاہئیں۔ اور پھر معلوم کرنا چاہیئے۔ چنانچہ فوراً اس ارادہ کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ اور اس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب اس طرح بہ رہی تھی۔ جیسے بارش کے بعد پانی گلی کوچوں میں بہتا پھرتا ہے ؛

ذرا غور فرمائیے وہاں حکومت کی طرف سے کوئی قانون نافذ نہ ہوا۔ کوئی پولیس اس قانون کی تعمیل کرانے کے لئے مامور نہ ہوئی۔ جسے خانہ تلاشیوں کے اختیارات حاصل تھے۔ اسے نافذ کرنے والی کوئی ایسی حکومت نہ تھی۔ جسے اہل ملک کی نمائندہ کہا جاسکے۔ اور جسے ملک کی رائے عامہ کی تائید حاصل ہو۔ لیکن جب یہ اعلان ہوا تو گویا ایک بجلی تھی۔ جو ہر سننے والے کے دل و دماغ پر گری۔ اس کے تمام اعضا کو معطل کردیا۔ اس کی تاب مقاومت کو یکسر ختم کردیا۔ اور ایک مردہ و بے حس لاشہ کی طرح اسے اس حکم کے آگے ڈال دیا۔ یہ ایک ایسا قانون تھا جس میں کوئی استثنا نہ تھا۔ نہ انکم ٹیکس دینے والے امیر طبقہ کے لئے اس کے استعمال کی گنجائش باقی رکھی گئی تھی۔ ایک عام قانون تھا جو ہر امیر غریب بچے۔ جوان بوڑھے مرد عورت سب پر یکساں حاوی تھا۔ اور سب نے اسے بسر و چشم تسلیم کرلیا۔ منسوخ کرانے کے لئے قطعاً کوئی ایجی ٹیشن نہ کی گئی۔ لوگوں نے شوق سے اسے سنا۔ اور بسر و چشم قبول کیا۔ اور باوجودیکہ آج مسلمان روحانی لحاظ سے بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ دوسری قوموں کے مقابلہ میں ان میں شراب نوشی بہت ہی کم ہے۔ اور ایک خالص ہندو صوبہ کے مقابلہ میں پنجاب میں شراب کے استعمال میں اس قدر کمی بھی دراصل یہاں مسلمانوں کی آبادی کی کثرت کی وجہ سے ہے۔

پس جو لوگ دنیا میں مذہب کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اسے ایک غیر ضروری اور نسل انسانی کے لئے بے فائدہ خیال کرتے ہیں۔ وہ اگر غور کریں تو انہیں معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ مذہب کس قدر زبردست طاقت ہے۔ اور یہ دنیا میں کیسے عظیم الشان انقلابات پیدا کرسکتا ہے۔

پھر اسی ایک بات سے یہ بھی فیصلہ ہوسکتا ہے۔ کہ قوت قدسیہ اور روحانی و اخلاقی اصلاح کے لحاظ سے کونسا مذہب دنیا میں فوقیت رکھتا ہے کیونکہ شراب کی ممانعت تو قریباً ہر مذہب نے کی ہے۔ مگر اپنے ماننے والوں میں اس قدر اہم تبدیلی کوئی نہیں کرسکا جو اسلام نے کی ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے بائیں پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور آشوب چشم کی شکائت ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو درد شانہ اور ضعف کی شکائت ہے۔ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ۱۰۴/۴ بخار ہے۔ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو درد شکم کی شکائت ہے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو بھی بخار ہوگیا ہے۔ احباب سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور بعض اور صاحبزادگان آج صبح لاہور تشریف لے گئے تھے۔ جو شام کو واپس آگئے ؛

مولوی محمد یار صاحب عارف جو شاہ مسکین کے جلسہ کے لئے بھیجے گئے تھے واپس آگئے ہیں ؛

مسماۃ جیواں صاحبہ زوجہ میاں نبی بخش صاحب سکنہ بٹالہ بعمر ستر سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر ۱۳ شہادت سے ۱۱ ہجرت ۱۳۱۹ ہش تک بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۲۲۷	ہدائت علی صاحب	گورداسپور	۱۲۶۲	رسولاں بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۲۲۸	جمال الدین صاحب	"	۱۲۶۳	مائی جھنڈی صاحبہ	"
۱۲۲۹	ظفر علی صاحب	"	۱۲۶۴	خورشید بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۰	غفور احمد صاحب	"	۱۲۶۵	ہاجراں صاحبہ	"
۱۲۳۱	غلام قادر صاحب	"	۱۲۶۶	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۲	محمود احمد صاحب	"	۱۲۶۷	عالمے صاحبہ	"
۱۲۳۳	محمد اشرف صاحب	"	۱۲۶۸	سلطان بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۴	محمد ابراہیم صاحب	"	۱۲۶۹	طالعاں بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۵	عائشہ بی بی صاحبہ	"	۱۲۷۰	رسولاں بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۶	محمد طفیل صاحب	"	۱۲۷۱	حاکم بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۷	محمد شفیع صاحب	"	۱۲۷۲	ریشم بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۸	عبد اللطیف صاحب	"	۱۲۷۳	نواب بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۹	مراد بخش صاحب	"	۱۲۷۴	حاکم بی بی صاحبہ	"
۱۲۴۰	شریف احمد صاحب	"	۱۲۷۵	امۃ الحفیظ صاحبہ	"
۱۲۴۱	محمد الدین صاحب	"	۱۲۷۶	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۲۴۲	شریف احمد صاحب	"	۱۲۷۷	غلام بی بی صاحبہ	"
۱۲۴۳	حیدر بخش صاحب	"	۱۲۷۸	زینب بی بی صاحبہ	"
۱۲۴۴	محمد طفیل صاحب	"	۱۲۷۹	نواب الدین صاحب	"
۱۲۴۵	قائم الدین صاحب	"	۱۲۸۰	سردار محمد صاحب	"
۱۲۴۶	خیر الدین صاحب	"	۱۲۸۱	حاکم صاحب	"
۱۲۴۷	مبارک علی صاحب عرف باکھا	"	۱۲۸۲	غلام بی بی صاحبہ	"
۱۲۴۸	فضل دین صاحب	"	۱۲۸۳	حاکم بی بی صاحبہ	"
۱۲۴۹	کرم الدین صاحب	"	۱۲۸۴	حاکم بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۰	دین محمد صاحب	"	۱۲۸۵	غلام بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۱	محمد طفیل صاحب	"	۱۲۸۶	دولت بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۲	فتح دین صاحب	"	۱۲۸۷	ریشم بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۳	نبی بخش صاحب	"	۱۲۸۸	نعمت بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۴	علی احمد صاحب	"	۱۲۸۹	غلام بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۵	برکت علی صاحب	"	۱۲۹۰	بشیراں بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۶	محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۲۹۱	مہتاب بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۷	محمد اقبال صاحب	"	۱۲۹۲	حاکم بی بی صاحبہ	"
۱۲۵۸	رحیم بی بی صاحبہ	"	۱۲۹۳	اللہ دتی صاحبہ	"
۱۲۵۹	نواب بی بی صاحبہ	"	۱۲۹۴	نواب بی بی صاحبہ	"
۱۲۶۰	مائی بھولی صاحبہ	"	۱۲۹۵	اقبال بیگم صاحبہ	"
۱۲۶۱	شریفاں بی بی صاحبہ	"	۱۲۹۶	رحیم بی بی صاحبہ	"
			۱۲۹۷	نیامت علی صاحب	" (باقی)

محمد نذیر صاحب لائلپوری کو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے جامعہ احمدیہ میں منتقل کیا گیا ہے۔

اطلاع۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد جس جگہ ہوں فوراً مرکز میں پہونچ جائیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ان کی نعش بذریعہ لاری لائی گئی۔ اور مرحومہ کو بعد نماز جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ بلندی درجات کے لئے دعا کی جائے ؛ مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم اے بی ٹی مولوی فاضل کو جامعہ احمدیہ کا وائس پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔ اور قاضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میکرو ٹری مقبرہ بہشتی قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

عرب میں کنیت رکھنے کی وجہ

فرمایا۔ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند کپڑے تحفۃً لائے گئے۔ ان میں ایک سیاہ رنگ کی دھاری دار اوڑھنی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ یہ چھوٹی سی اوڑھنی کسے پہناؤں لوگ خاموش ہو گئے۔ آخر حضور نے ایک چھوٹی بچی کو جس کا نام اُمّ خالد تھا۔ پہنا دی۔

ام خالد کے معنے ہیں۔ خالد کی ماں۔ حالانکہ چند سال کی چھوٹی بچی تھی۔ دراصل عرب میں کنیت کا عام رواج تھا۔ اور یہ رواج تاحال ویسے کا ویسا چلا آتا ہے۔ بچہ کا نام رکھتے ہی تفاؤل کے طور پر کنیت بھی رکھ دیتے ہیں جیسے اصل نام عبداللہ رکھا۔ تو ابوسعید کنیت رکھدی۔ کہ بڑا ہوگا۔ اور اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ یا اس رنگ میں تفاؤل لے لیا۔ کہ سعادت مند ہوگا۔ کیونکہ ابوسعید کے معنی سعادت والا کے بھی ہیں۔ جیسے ابوالحکم کے معنی ہیں "مجسم عادل" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب میں تفاؤل لینے کا رواج اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ ہر کام میں تفاؤل لیتے تھے۔ کنیت رکھنا بھی اسی رواج کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے ؛

طاعون پھوٹ پڑنے پر آبادی سے باہر ڈیرا لگانا

فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا۔ تو حضور نے فرمایا۔ انّہٗ کان عذاباً یبعثہ اللہ علیٰ من یشاء فجعلہ اللہ رحمۃ للمومنین۔ طاعون عذابِ الٰہی ہے۔ خدا تعالےٰ پہلے زمانوں میں اسے مجرمین اور منکرین انبیاء پر نازل کرتا رہا ہے۔ مگر مومنین کے لئے ہمیشہ رحمت اور شہادت کا باعث رہا۔ یعنے جو سچا اور مخلص مومن طاعون سے مرجائے وُہ شہید کا اجر پاتا ہے۔ فلیس من عبدٍ یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابراً یعلم انہٗ لن یصیبہ الا ما کتب اللہ لہٗ۔ الّا کان لہ مثل اجر الشہید پس ہر وُہ بندہ جو ایسے بلد میں جہاں طاعون پھوٹ پڑے۔ صبر کرتے ہوئے اس یقین کے ساتھ ٹھہرا رہے۔ کہ مجھے وُہی پہونچے گا۔ جو کچھ خدا نے میرے لئے مقدر کیا ہے۔ تو ایسا آدمی اگر طاعون سے فوت ہو جائے۔ تو وہ شہید کا اجر پائے گا ؛

فرمایا۔ غیر احمدی دوست اس حدیث کا یہ مطلب لیتے ہیں۔ کہ جس شہر یا گاؤں میں طاعون پھوٹ پڑے اس سے نکل کر باہر میدان میں چلے جانا منع ہے اور اپنے اس استدلال کی بنیاد لفظ "بلد" پر رکھتے ہیں۔ کہ بلد چند اکٹھے مکانات کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس اس گاؤں یا شہر کے مکانات سے کہ جن میں طاعون پھوٹ پڑے باہر نکلنا گویا اس حدیث کا عملاً انکار کرنا ہے ؛

مگر اس غلط استدلال کی بنیاد کم علمی پر ہے۔ کیونکہ "بلد" کے معنی صرف "چند مکانات کا مجموعہ" سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ لفظ بلد جس طرح مکانات کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے۔ اسی طرح اس تمام علاقہ پر بھی بولا جاتا ہے۔ جو اس گاؤں یا شہر کی حدود کے اندر اندر ہو۔ یعنے جہاں تک اس گاؤں کی زمین ہو۔ چنانچہ عربی زبان میں بلد علاقہ کو بھی کہتے ہیں اور اس کی جمع بلاد ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ بلادِ مصر کی رُوٹی مشہور ہے۔ یا بلادِ عرب میں گندم کم پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ملکِ مصر کے گاؤں یا شہروں کی گلیوں اور مکانوں میں عمدہ روٹی پیدا ہوتی ہے۔ یا ملکِ عرب کے گاؤں اور شہروں کی گلیوں اور مکانوں میں گندم کم پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ ان علاقوں میں یہ یہ پیداوار کم۔ یا زیادہ ہوتی ہے ؛

چنانچہ لغت کی کتب میں "بلد" کے یہ معنی لکھے ہیں:۔ اَلْبَلَدُ کُلُّ موضعٍ من الارض عامراً کان أو خلاءً۔ کہ بلد زمین کے ہر حصہ کو کہتے ہیں۔ خواہ وُہ آباد ہو۔ یعنے وہاں مکانات اور کھیت وغیرہ ہوں۔ یا بنجر اور اجاڑ ہو۔ اور اہلِ لغت نے اس کی مثال میں قرآن کریم کی یہ آیت لکھی ہے فسقناہ الیٰ بلدٍ میتٍ۔ یعنی پھر ہم بارش والے بادل کو بلد میت کی طرف لے جاتے ہیں۔ تاکہ وہاں بارش برسائیں پس بلد میت کے معنی یہ لکھے ہیں۔ ای ارضٍ لیس بھا نباتٌ ولا مرعیٰ یعنے ایسی زمین جہاں نہ نبات ہو۔ اور نہ سبزہ وغیرہ یعنے بالکل بنجر اور چٹیل میدان ہو۔ غرض بلد کے معنی صرف مکانات کا مجموعہ مراد لینا اپنی بے علمی کا ثبوت دینا ہے۔ دیکھئے قرآن کریم میں آتا ہے بلدۃ طیبۃ وربٌّ غفور (سورہ سبا ع۲) تو کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ گاؤں کی گلیاں اور مکانات تو طیب تھے۔ مگر اس کے اردگرد کا علاقہ ناپاک اور نجس تھا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خود خدا تعالےٰ فرماتا ہے جنّتان عن یمین وشمالٍ ؕ کلوا من رزق ربکم واشکروا لہٗ (سبا ع۲) کہ اس گاؤں کے اردگرد کا علاقہ بھی بابرکت تھا۔ اور دائیں بائیں باغات تھے۔ خدا تعالےٰ ان باغات کو نصیحت کے طور پر پیش کر کے اہلِ سبا سے کہتا ہے کہ باغات کے پھل کھاؤ۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر بجا لاؤ ؛

پھر حدیث میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا۔ ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرامٌ علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا۔ اس حدیث میں بلد سے مراد مکہ ہے۔ تو کیا مکہ کی گلیوں اور چار دیواری کے اندر جنگ کرنا حرام ہے۔ مگر ایک فرلانگ باہر نکل کر مومن سے جنگ کرنا اس کو قتل کر دینا۔ اس کا مال لوٹ لینا۔ اس کی بے عزتی کرنا جائز اور حلال ہے؟ قطعاً نہیں۔ کیونکہ مکہ مکرمہ کے اردگرد کا علاقہ بھی حرم میں داخل ہے۔ جس میں جنگ کرنا یا مومن کو قتل کرنا یا اسے بے عزت کرنا ایسا ہی حرام ہے۔ جیسا کہ مکہ کی چار دیواری کے اندر۔

پھر قرآن میں آتا ہے۔ وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ؕ حَتّٰی اِذَا اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ (اعراف ع۷) خدا ہی کی وُہ ذات پاک ہے۔ جو بارش آنے سے پہلے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے۔ پھر وُہ ہوائیں پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں۔ ہم اس بارش والے بادل کو "بلد میت" کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور اس بادل سے اس علاقہ پر بارش برساتے ہیں۔ پھر بارش کے پانی کے ذریعہ اس علاقہ میں مختلف قسم کے میوہ جات پیدا ہوتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جو لوگ "بلد" کے معنی صرف "چند مکانات کا مجموعہ" مراد لیتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ بارش کے بعد گاؤں کے مکانات اور گلی کوچوں میں میوہ جات پیدا ہوا کرتے ہیں۔ یا اس گاؤں کی اردگرد کی زمین میں؟

دوم۔ ہر گاؤں اپنے باشندوں کی آبادی کے لحاظ سے زندہ ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں انسان بستے ہیں اسے بلد میت نہیں کہہ سکتے۔ پس بلدیت کے معنی گاؤں کے اردگرد کے علاقہ کے سوا اور کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے۔

ایسا ہی قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا" (اعراف رکوع ۷) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی اس آیت سے یہی استدلال کیا کرتے تھے۔ کہ "بلد" گاؤں اور اس گاؤں کے اردگرد کا علاقہ جہاں تک کہ اس گاؤں کی زمین ہو۔ پس یہ حدیث کہ طاعون پھوٹ پڑے۔ تو اپنے "بلد" میں ٹھہرا رہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ اپنے علاقہ میں رہے۔ یہ نہیں کہ اپنے گھر کی چار دیواری سے باہر نہ نکلے۔ پس اگر کسی گاؤں یا کسی شہر میں بیماری پڑ جائے اور ڈاکٹر کہے۔ یا خود انسان مناسب سمجھے۔ تو اس گاؤں سے باہر نکل کر کھلے میدان میں ڈیرہ لگائے۔

پھر اسی حدیث میں طاعون کو عذاب کہا گیا ہے انہ کان عذابا۔ اور خدائی عذاب میں خود گرفتار ہونا اور بچاؤ کی کوئی صورت اختیار نہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مرادف ہے۔ اور یہ صریحاً حرام ہے۔ کیونکہ یہ خودکشی ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ

فرمایا ممکن ہے اس موقعہ پر کوئی یہ کہہ دے۔ کہ طاعون جب مومنوں کے لئے شہادت اور رحمت کا موجب ہے۔ تو پھر اس سے بچاؤ اختیار کرنے کے کیا معنی؟ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ عذاب سے بچاؤ کی کوشش نہ کرنا خودکشی ہے۔ اور یہ ناجائز ہے۔ ہاں ثواب اس صورت میں ہے۔ کہ اپنی طرف سے پوری احتیاط اور بچاؤ کیا جائے۔ اگر اس کے بعد خدا کی مرضی اور مشیت کے ماتحت فوت ہو جائے۔ تو وہ یقیناً شہید کا اجر پائے گا۔ دیکھئے جہاد میں مارا جانا عین شہادت ہے۔ مگر کیا وہ لوگ شہید کہلائیں گے۔ جو عین جنگ کے دوران میں جبکہ خوب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو۔ اور اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہو اپنا بچاؤ کرنا چھوڑ دیں۔ اور کفار کے ہاتھوں اس خیال سے قتل ہونا شروع ہو جائیں۔ کہ جہاد میں مارے جانے سے ہمیں جنت نصیب ہوگی۔ پس یہ بالکل غلط اور لغو خیال ہے۔ کہ چونکہ طاعون سے مرنا مومن کے لئے ثواب اور نیک اجر کا موجب ہے، لہذا وہ اس سے بچاؤ اختیار نہ کرے۔ طاعونی موت رحمت اور شہادت کا موجب اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب پوری احتیاط اور بچاؤ کے بعد آئے

خاکسار محمد خلیل شاہ پوری

غیر مبایعین اور دوسرے مسلمان

غیر مبایعین کا شروع سے یہ مسلک اور طریق رہا ہے۔ کہ دوسرے مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف طرح طرح سے بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ عموماً ہر موقعہ پر مسئلہ کفر و اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ اور اسے اس بارہ میں ایک موثر حربہ سمجھتے ہیں۔ ان کے "حضرت امیر" کا کوئی خطبہ ہو۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا کوئی مضمون ہو۔ اور دوسرے غیر مبایعین کی کوئی تحریر ہو۔ عام طور پر ان سب کی تان اسی بات پر ٹوٹے گی۔ کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان نہیں سمجھتی۔ اور اس طرح مسلمانوں کے جذبات کو ہمارے خلاف مشتعل کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اپنے آپکو یہ لوگ مسلمانوں کے انتہائی خیر اندیش قرار دیتے ہیں۔ ان کی خوشنودی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم اور جماعت احمدیہ کے بنیادی اور اصول عقائد کو ترک کر چکے ہیں۔ لیکن کھلے طور پر نہ تو مسلمانوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ کے تمام عقائد سے دستبرداری اختیار کرتے ہیں اور اس طرح سے انہوں نے اپنی مثال لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء جیسی بنائی ہوئی ہے۔

غیر مبایعین کی یہ دوغلی پالیسی خود ان کے لئے بھی خطرناک ہے۔ کیونکہ جس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ طریق اختیار کیا۔ اور جو یہ ہے۔ کہ اس طور پر یہ مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ اس میں انہیں کوئی زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور گو یہ لوگ جماعت احمدیہ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو صحیح اسلام کا حامل نہیں سمجھتی۔ مگر عملاً خود بھی اس طریق پر گامزن ہیں۔ اور مسلمانوں کو فاسق قرار دیتے ہیں چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۸۵ ایڈیشن اول)

ان کے اس قسم کے عقائد عام مسلمانوں سے مخفی نہیں ہیں۔ اور وہ ان کی اس دوغلی چال سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ غیر مبایعین زبانی طور پر ان کی طرف جھکتے ہیں تاکہ مالی فائدہ اٹھا سکیں۔ لیکن دراصل انہیں اپنے برابر کا مسلمان نہیں سمجھتے۔ ان حالات میں مسلمانوں کی طرف سے غیر مبایعین کو جو سرٹیفکیٹ مل چکے ہیں۔ ان میں سے صرف دو کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے احمدیت سے اپنے تعلق کو اس لئے کم کیا۔ کہ شائد اس طرح سے وہ عام مسلمانوں میں اپنا اثر قائم کر سکیں گے۔ انہیں کس طرح اپنے اس مقصد میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اور وہ غیروں کی نظروں میں آج کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اخبار "زمیندار" (ستمبر ۱۹۳۷ء) نے لکھا:۔

(۱) "محمد علی (امیر غیر مبایعین) ازبسکہ ذرا کائیاں واقع ہوئے ہیں۔ اور فن دجل میں بعض دفعہ مسیلمہ کذاب کے بھی کان کاٹ لیا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی روپہلی اور سنہری مصلحتوں نے اپنی خیر اسی میں دیکھی۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے سے انکار کر دیں۔"

(۲) پروفیسر الیاس برنی مولوی محمد علی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"انہوں نے محسوس کر لیا۔ کہ قادیانی رہ کر مرزا صاحب کی نبوت سے انکار کرنا محال ہے۔ البتہ تکفیر کی بحث اٹھا کر یہ ممکن ہے۔ کہ خود مسلمانوں میں کچھ خوشنودی حاصل کر لیں۔" (قادیانی مذہب صفحہ ۱۱۵۳)

گویا مرکز سلسلہ سے الگ ہونے کے بعد غیر مبایعین کی حالت اس شعر کے عین مصداق ہو گئی ہے:۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

خاکسار۔ ملک محمد عبداللہ قادیان

بورڈنگ تحریک جدید کے سرپرستوں کو ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول بوجہ تعطیلات موسم گرما ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء سے دو ماہ کے لئے بند ہو رہا ہے۔ ان رخصتوں میں بورڈر بھی اپنے اپنے گھروں کو جائیں گے۔ ان کے والدین اور سرپرستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جولائی تا ستمبر تین ماہ کی فیس اسکول اور بورڈنگ جو حسب قواعد محکمہ تعلیم پیشگی لی جائے گی مع اخراجات ماہ جولائی اور کرایہ و سفر خرچ نیز بقایا بورڈنگ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء تک بھیجدیں (کیونکہ ۲۰ تاریخ تک اگر فیس سکول ادا نہ کی جائے۔ تو سکول سے نام خارج ہو جاتا ہے۔) ورنہ بصورت دیگر ہم ان کے بچوں کے اخراجات ادا نہ کر سکیں گے۔ حساب ماہ جون انشاء اللہ جلد بھیجا جائیگا۔

(نوٹ) فیس سکول جماعت دہم و نہم ۲/۴ روپے جماعت ہشتم و ہفتم ۳/۳ روپے جماعت ششم و پنجم ۲/۲ روپے ہے۔ جن طلباء کی فیس ڈبل ہے وہ اس کے حساب سے زائد رقم روانہ فرمائیں۔ سپرنٹنڈنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعۂ شہادت

مفسدین کی شرارتیں روز بروز بڑھتی جارہی تھیں۔ اور ہر لمحہ ان کے ناپاک عزائم بد سے بدتر صورت اختیار کر رہے تھے بھلا اس سے زیادہ شرمناک بات اور کیا ہو سکتی تھی کہ انہوں نے خلیفۂ وقت حضرت عثمانؓ کے مکان کے دروازہ کے سامنے لکڑیوں کا انبار جمع کر کے آگ لگا دی۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ آگ نے پھیل کر مکانوں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیا مگر بہر حال ان کا ارادہ تو ظاہر ہو گیا کہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے متعلق کس امر کے متمنی اور خواہشمند ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔ کہ دشمنانِ اسلام کے مونہہ سے جو بغض ظاہر ہو۔ تم اسی کو ان کی آخری حالت تصور نہ کر لیا کرو۔ بلکہ یہ سمجھو کہ یہ حالت تو وہ ہے جو خود بخود ظاہر ہو گئی۔ ورنہ ان کے سینے بہت زیادہ ناپاک ارادوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہی حال ان مفسدین کا تھا۔ انہوں نے آگ کیا لگائی اپنے دل کی آگ کو دنیا پر روشن کر دیا۔ یا بالفاظ دیگر انہوں نے اپنی نیکیوں کو آگ لگا کر آخرت کی آگ کو مول لے لیا۔ اور دنیا کو بتا دیا کہ وہ اب تو دروازہ کو آگ لگا رہے ہیں۔ لیکن ان کا دل کچھ اور چاہتا ہے اور جب تک وہ اس ارادہ کو عملی جامہ نہ پہنا لیں گے۔ انہیں چین نہیں آئیگا۔

صحابہؓ کے لئے یہ حالت قطعی طور پر ناقابل برداشت تھی۔ اور گو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ہر ایک شخص کو جس پر میری اطاعت فرض ہے اس کے اس فرض سے سبکدوش کرتا ہوں۔ مگر صحابہؓ کب اپنی جان کو خلیفۂ وقت کی جان سے زیادہ قیمتی سمجھ سکتے تھے۔ وہ تلواریں سونت کر باہر نکل آئے اور دشمنوں سے لڑنا شروع کر دیا۔

مٹھی بھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس وقت ایک لشکرِ عظیم کا مقابلہ کیا۔ اور کہا جاسکتا ہے۔ کہ جان توڑ مقابلہ کیا۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت محمد بن طلحہ بھی اس جنگ میں شریک تھے۔ صحابہؓ ان لوگوں کو جو کچھ سمجھتے تھے۔ اس کا اس بات سے پتہ لگ سکتا ہے کہ امام حسنؓ بار بار ایک شعر پڑھ کر دشمن پر وار کرتے۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ ان لوگوں کا میرے دین کے ساتھ کیا واسطہ۔ میں تو ان سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھوں گا۔ جب تک اپنے مقصد و مدعا کو حاصل نہیں کر لوں گا۔

محمد بن طلحہؓ کہتے ہیں اس کا بیٹا ہوں جس نے احد کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی۔ جس طرح میرے باپ نے تیروں کی بوچھاڑ سے اپنے ہاتھوں کو چھلنی کر لیا۔ مگر یہ گوارا نہ کیا۔ کہ اپنے ہاتھ کو ذرا بھی جنبش دیں مبادا کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آلگے۔ اسی طرح میں اسوقت دشمن کا مقابلہ کروں گا۔ اور اپنی خاندانی جرأت پر بٹہ نہیں آنے دوں گا۔ گویا صحابہ رضی اللہ عنہم بالاتفاق ان لوگوں سے بیزار۔ اور ان کے اعمال سے حد درجہ متنفر تھے۔ مگر مفسدین کی جمعیت چونکہ بہت زیادہ تھی۔ اس لئے بعض صحابہؓ شہید ہوئے۔ اور بعض زخمی ہو گئے۔ مفسدین نے اپنی اس کامیابی کو دیکھ کر آخری حملہ کے طور پر اپنا ایک نمائندہ حضرت عثمانؓ کے پاس بھیجا۔ اور کہا کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں حضرت عثمانؓ نے یہ پیغام سنا تو فرمایا میں نے تو جاہلیت میں بھی بدیوں سے پرہیز کیا ہے۔ اور تم مجھے اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس گناہِ عظیم کا مرتکب بنانا چاہتے ہو۔ میں اس قمیص کو کبھی اتار نہیں سکتا۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے۔

قاصد یہ جواب سن کر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا۔ اور کہنے لگا۔ ہم عجیب مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ خدا کی قسم اب ہم مسلمانوں کی گرفت سے سوائے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کے اور کسی صورت میں نہیں بچ سکتے۔ اور اس شخص کا قتل کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اس شخص کے ان الفاظ پر غور کرو۔ اور دیکھو۔ کہ کس طرح ان الفاظ سے پھوٹ پھوٹ کر یہ حقیقت بے نقاب ہو رہی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دامن ہر قسم کے الزامات سے مبرا تھا یہانتک کہ دشمن باوجود ہزار کوششوں کے آپ میں کوئی ایسا نقص نہ نکال سکے۔ جس کی بنا پر ان کے دل آپ کی مخالفت پر مطمئن ہوتے۔ بے شک وہ لوگوں کو دھوکا اور فریب میں مبتلا کرنے کے لئے حضرت عثمانؓ کی عیب چینی کیا کرتے اور آپ کے متعلق انہوں نے کئی رنگ کے الزامات بھی لگائے۔ مگر اندرونی طور پر ان کے قلوب ان پر پھٹکار ڈال رہے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم خونِ ناحق سے اپنے ہاتھ رنگین کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ اس شخص میں کوئی ایسا قصور نہیں۔ جس کی بنا پر اس سے لڑائی کرنا یا اسے قتل کر دینا جائز تسلیم کیا جاسکے۔ لیکن دلوں کی خواہ کوئی کیفیت ہو۔ اب حالات ایسا رنگ اختیار کر چکے تھے۔ کہ مفسدین کے لئے اپنی نجات کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہ تھی۔ کہ وہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیتے۔ وعظ و نصیحت کا اثر طبعاً ایسے موقعوں پر بہت کم ہوتا ہے۔ مگر بعض صحابہؓ یہ سمجھ کر۔ کہ شاید یہ پتھر دل بھی نرم ہو جائیں۔ وعظ و نصیحت کا کوئی موقعہ اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام نے انہیں کچھ نصائح کیں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ لوگ اس سے کچھ فائدہ اٹھاتے انہوں نے آپ کو طعنہ دے کر کہا کہ اے یہود کے بیٹے۔ تجھے ان کاموں سے کیا تعلق۔ اس پر انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ ان لوگوں کا مرض اب لاعلاج ہو چکا ہے اور انہیں سمجھانا اور وعظ و نصیحت کرنا بیسود ہے۔

چنانچہ وہ وہاں سے تشریف لے گئے۔ ان کے جانے کے بعد مفسدین نے فیصلہ کر لیا۔ کہ بس آج اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنا دینا چاہیئے۔ چنانچہ ایک ہمسایہ کی دیوار پھاند کر چند لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں داخل ہوئے۔ اور اس کمرہ میں جا گھسے۔ جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔

حضرت عثمانؓ بھی سمجھتے تھے۔ کہ اب ان کے وصال کا وقت قریب آپہنچا ہے کیونکہ اسی رات انہوں نے رویا میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور آپ سے فرماتے ہیں۔ عثمان رضؓ آج شام کو روزہ ہمارے ساتھ کھولنا۔ اس رویا سے آپ کو یقین ہو گیا۔ کہ آج مجھے شہید کر دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے احتیاطی طور پر چند آدمیوں کو خزانہ بیت المال کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا۔ اور آپ اندر بیٹھ کر قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ جب مفسد اندر پہنچے تو پہلے محمد بن ابی بکرؓ آگے بڑھا۔ اور اس نے حضرت عثمانؓ کی ڈاڑھی پکڑ کر زور سے کھینچی۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے صرف اسقدر فرمایا۔ کہ میرے بھائی کے بیٹے۔ اگر تیرا باپ اس وقت ہوتا۔ تو ایسا کبھی نہ کرتا اس پر وہ تو شرمندہ ہو کر واپس لوٹ گیا۔ لیکن دوسرے لوگ وہیں رہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر ایک لوہے کی سیخ حضرت عثمان کے سر پر ماری اور پھر آپ کے سامنے جو قرآن شریف پڑا تھا اسے اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے پرے پھینک دیا اس کے بعد ایک اور شخص آگے بڑھا۔ اور اس نے تلوار سے آپ پر حملہ کیا۔ آپ نے وار کو روکنے کے لئے اپنے ہاتھ آگے کر دیئے جس سے آپکا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اسپر آپنے فرمایا خدا کی قسم یہ وہ ہاتھ ہے جس نے سب سے پہلے قرآن شریف لکھا۔ مگر اس بات کا ان ظالموں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور قاتل نے دوسرا وار کر دیا اس وقت آپ کی بیوی درمیان میں آگئیں۔ تلوار ان پر پڑی۔ اور انکی انگلیاں کٹ کر علیحدہ ہو گئیں اس کے بعد حضرت عثمان پر پھر وار کیا گیا۔ جس سے آپ سخت زخمی ہو گئے۔ آخر اسوقت جبکہ آپ زخموں کی شدت سے تڑپ رہے تھے

وہ آپ کا گلا گھونٹنے تک گئے۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ سے نہ جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ ماہوار مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ہجرت ۱۳۱۹ھ

مقامی مجالس

خدمت خلق:- قریباً تمام مجالس خدمت خلق کے لئے کوشاں رہیں۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام نے ایک گمشدہ بچہ کو تلاش کرکے گھر پہنچایا۔ ایک بیمار کے لئے دوائی اور کھانے کا انتظام کیا۔ دو مسافروں کی نقدی سے امداد کی۔ دارالشیوخ کے لئے کپڑے اور نقدی جمع کی۔ دارالرحمت میں ایک مکان میں آگ لگ گئی تھی۔ جسے بجھایا گیا۔ ایک مریض کی تیمارداری کی گئی۔ ایک شخص کا سامان بک کرا کر ارسال کیا گیا۔ ایک بیوہ کو آٹا اور سامان لاکر دیا گیا۔ گمشدہ اشیاء تلاش کی گئیں۔ نیز ایک مسافر کو کھانا کھلایا۔ اور رات گزارنے کا انتظام کیا۔ دارالبرکات میں ایک مریض کو دوائی اور ایک عورت کو لکڑیاں لاکر دی گئیں۔ ایک شخص کو کھانا کھلا کر سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ دارالفضل میں ایک ضعیف کو شہر سے لایا گیا۔ ایک محتاج کو چارپائی بن کر دی گئی۔ بوجھ اٹھایا گیا۔ ایک بیمار کو دوائی لاکر دی گئی نیز سودا سلف لاکر دیا۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا گیا۔ ایک مکان میں آگ لگ گئی تھی۔ خدام نے اس موقعہ پر بڑی بہادری اور ہمت سے کام کرکے آگ کو بجھایا۔ ایک مکان میں بجلی کا سامان لاکر روشنی کا انتظام کیا گیا۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام فلٹ کرنے کا کام چار دفعہ دو دو گھنٹہ تک کرتے رہے۔ اور بیماروں کی تیمارداری بھی کی جاتی رہی۔ ناصر آباد کے خدام معذوروں کے لئے لنگر خانہ سے کھانا لاکر دیتے رہے۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے خدام نے ایک بیمار کی تیمارداری کی۔ ایک بڑھیا کا سامان شہر میں پہنچایا۔ دارالشیوخ کے خدام ایک بیوہ کو کھانا پہنچاتے رہے قادر آباد میں ایک بیمار کی تیمارداری کی گئی دارالانوار میں مسجد کے گھڑوں میں پانی بھر گیا

بیرونی مجالس

گوجرانوالہ کے خدام نے گلیوں سے کیچڑ کو دور کیا۔ ایک بچہ کو کنوئیں سے نکالا۔ ایک مکان میں آگ لگ گئی۔ اسے بجھایا۔ ۱۱ میل کے فاصلہ پر ایک لاری کے خراب ہو جانے کی وجہ سے بچوں کو تکلیف تھی۔ ان کو شہر پہنچایا اور ان کے والدین کے لئے ٹانگہ کا انتظام کیا۔ ناداروں کی امداد کی۔ بیماروں کو دوائی لاکر دی۔ کیرنگ ضلع پوری کے خدام انفرادی طور پر خدمت خلق میں حصہ لیتے رہے۔ ملتان میں سٹیشن پر مسافروں کو پانی پلایا جاتا رہا۔ اور بیماروں کی تیمارداری کی گئی سنگرور اور پنگال میں خدام انفرادی طور پر خدمت خلق میں کوشاں رہے۔ نصرت آباد سندھ میں ایک جگہ چیچک کی وبا پھیلنے پر ٹیکہ کا انتظام کیا گیا۔ مونگھیر میں بیماروں کی خدمت کے علاوہ سودا سلف لانے میں مدد دی گئی۔ ایک شادی کے موقع پر خدمات پیش کی گئیں۔ ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ ایک غیر احمدی کی نقدی سے مدد کی گئی۔ اسٹیشن پر پانی پلایا گیا۔ بھیرہ میں مسافروں کی مدد کی گئی۔ ایک گمشدہ بچہ تلاش کرکے گھر پہنچایا گیا۔ بعض بوڑھی عورتوں کا سامان بارش میں اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا۔ دینا پور میں ایک گاؤں کے بیمار کو ۷ دن گھر میں رکھ کر کھانا کھلایا اور علاج کیا۔ ایک اور مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔ اور کرایہ میں مدد دی گئی۔ ملتان میں مریضوں کی تیمارداری کی جاتی رہی۔ نرائن گڑھ میں مریضوں کی ہسپتال جاکر تیمارداری کی گئی۔ بعض مریضوں کو دوائی مفت تقسیم کی گئی۔ سونگھڑہ میں خدام حتی الوسع خدمت خلق میں مصروف رہے۔ انبالہ میں ایک میت کی تجہیز و تکفین میں امداد کی گئی۔ کورالی میں صرف ایک ہی خادم ہیں۔ جو شہر میں اور سٹیشن پر چکر لگا کر مسافروں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہسپتالوں میں جاکر تیمارداری کرتے رہے۔ موضع شکار میں راستے کانٹوں سے صاف کئے گئے۔ بیماروں کی خدمت کے علاوہ مسافروں کو کھانا کھلایا۔ اور رات کو سونے کے لئے بستر دیا گیا۔ لودھراں میں آٹھ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ پنڈ دادنخان میں ایک غریب کے گھر نصف دن کام کیا گیا۔ سہاری میں تیمارداری کے علاوہ سودا سلف لاکر دیا گیا۔ دھاریوال میں بیماروں کو دوائی لاکر دی گئی۔ دھرمکوٹ بگہ میں ایک مسافر کو کرایہ کے لئے نقدی سے مدد دی گئی جہلم میں خدام لاریوں کے اڈوں پر خدمت کے لئے گئے۔ ایک مکان کی تبدیلی میں مدد دی گئی لدھیانہ میں بعض بیواؤں کو کھانا کھلایا گیا۔ تیمارداری کے علاوہ معذوروں کی مدد کی گئی۔ ایک فقیر کو امداد دی گئی۔ سودا سلف لاکر دیا گیا۔ ضعیفوں کا بوجھ اٹھایا گیا۔ سیالکوٹ شہر:- ہر جمعہ کو خطبہ کے دوران میں پنکھا کیا جاتا رہا۔ مریضوں کو مفت طبی مدد پہنچائی جاتی رہی۔ ایک غیر مسلم کو مالی امداد دی گئی۔ راستہ سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ لائل پور میں خدام نے ایک بچہ تلاش کرکے گھر پہنچایا۔ بیوگان کی خدمت کی۔ پانی کی سبیل لگوائی۔ محمود آباد ضلع جہلم میں دو شادیوں کے موقعہ پر خدام نے انتظامات وغیرہ میں حصہ لیا۔ زمینداروں کو بھوسہ کے بوجھ اور گندم لانے میں مدد دی۔ گاؤں کا پہرہ دیا گیا۔ بیمار پرسی کے علاوہ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک ممبر نے گورا پلٹن کی ½ ۱ میل تک رہنمائی کرکے اسے ایک خاص مقام پر پہنچایا۔ ایک ممبر نے ایک ملاح کو طوفان کے وقت کشتی کھینچنے میں مدد دی۔ لاہور کے خدام کے سات حلقے کام کرتے رہے۔ ہر رکن ۱۵ منٹ خدمت خلق کے لئے روزانہ دیتا ہے۔ لوگوں کو پانی پلایا گیا۔ کھانا کھلایا گیا۔ ایک عورت کا سامان اٹھا کر گاڑی پر سوار کیا گیا بعض کو کام میں مدد دی گئی۔ ایک جگہ آگ لگ گئی تھی خدام نے اسے بجھانے میں تندہی سے کام لیا۔ دہلی میں تیمارداری کے علاوہ ایک زخمی کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ لوگوں کو راستہ بتلایا گیا۔

برہمن بڑیہ میں "۲۲" اشخاص کی عیادت کی گئی۔ ان میں "۲۰" غیر احمدی تھے۔ ۸ بیوگان۔ ۴ ناداروں کی خبر گیری کی گئی۔ ۴ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ گریام میں ایک بیمار کی تیمارداری کی گئی۔ کاٹھ گڑھ میں مسجد اور کنوئیں کی نالی صاف کی گئی مسجد میں جھاڑو دیا گیا۔ ۳ مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

سرمہ نور بصارت

سرمے آپ نے بہت دیکھے ہوں گے۔ میرے پاس بھی کئی اقسام موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے رنگ میں آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ لیکن بعض دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ لوگ چونکہ مختلف قسم کے سرموں میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور انہیں کسی ایک کا انتخاب کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ایسا سرمہ تیار کیا جائے جو کم خرچ بالانشین کا مصداق ہو۔ اور آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے مفید۔ اس مشورہ کے پیش نظر میں نے ایک سرمہ "سرمہ نور بصارت" کے نام سے تیار کیا ہے۔ یہ سرمہ آشوب چشم۔ کلکرے۔ جالا۔ سیل ناخونہ اور دھند کے لئے مفید ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ اس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اعلیٰ اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تا سب لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ فی تولہ نمونہ کے لئے ۴ کے ٹکٹ ارسال کریں فہرست ادویہ مفت طلب کریں

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

امریکن آئی لوشن

آپ اپنی اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے تیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفاء میڈیکو مقابل پوسٹ آفس وارائیاں وی ہٹی احمدیہ چوک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۶۳۴ منکہ مرزا عزیز احمد ولد مرزا عطاء اللہ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور کوچہ چابک سواراں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ احسان ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مگر ماہوار آمد ۱۱۷/۰ روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور جائیداد ہوئی تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا عزیز احمد کلرک R.A.F حبانیہ عراق گواہ شد مرزا احمد شفیع ولد مرزا محمد شفیع صاحب قادیان۔ گواہ شد مرزا محمد شفیع ولد حمید مرزا ساکن قادیان محلہ دار الرحمت۔

نمبر ۵۶۳۳ منکہ عمر بی بی زوجہ عبد الغنی محاسب انجمن احمدیہ لنگیری قوم شیخ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن لنگیری ڈاک خانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ احسان ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری موجودہ جائیداد صرف مہر کی رقم ہے۔ جو کہ مبلغ یکصد روپیہ ہے اس کے علاوہ اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ اور کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی والسلام العبد عمر بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الغنی محاسب انجمن احمدیہ خاوند موصیہ گواہ شد فضل دین بنگوتی عفی عنہ بنگہ ضلع جالندھر

"پانچ گواہ"

مذکورہ عنوان سے ایک ٹریکٹ خاکسار نے شائع کیا ہے۔ ٹریکٹ از حد مفید اور موثر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں پانچ زبردست گواہیاں پیش کی گئی ہیں۔ جن کی تردید ناممکن ہے۔ اور جو پڑھنے والے پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ یوم التبلیغ پر اور اس کے علاوہ بھی احباب اسے کثرت سے تقسیم فرمائیں۔ بالخصوص آئمہ مساجد اور علماء میں اس مضمون کی کثرت سے اشاعت کریں۔ خاکسار کا ارادہ ہے۔ کہ ایک ہزار آئمہ مساجد کے پاس یہ ٹریکٹ بذریعہ ڈاک بھیجا جائے۔ احباب مجھے آئمہ مساجد کے پتوں سے بھی آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قیمت فی سینکڑہ ۱۲ ملنے کا پتہ:- دفتر بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

ٹریکٹ "پانچ گواہ" مرتبہ مکرمی مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل تبلیغ کے لئے مفید اور موثر چیز ہے خاکسار خلیفہ صلاح الدین احمد مہتمم نشر واشاعت۔

طاقت کی شاہانہ دوا

امرت بوٹی رجسٹرڈ

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس دوا کو جس دوست کے لئے بھی تجویز کیا نہایت ہی فائدہ مند پایا۔ جسمانی کمزوری خواہ جوانی کی غلطیوں سے ہو یا عالم شباب کی لاپرواہیوں سے کمزوری مثانہ ہو۔ بار بار پیشاب آتا ہو۔ ذیابیطس کی بیماری سے کامل طور پر صحت ہو جاتی ہے قیمت ۵۰ گولی عہ ۱۰۰ گولی ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش ۱۲

مینیجر دواخانہ احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مجرب نسخہ جات

آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی وسرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ وشریفہ دل ودماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ چست وچالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے (عہ ۱۵)

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ نلوں میں درد۔ کوہلوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ)

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت زمرد زہر مہرہ۔ خطائی۔ عنبر اشہب۔ کستوری نیپالی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل ودماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی وسرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے بوڑھے جوان۔ مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ وامعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول

نور الدین اعظم رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ جولائی۔ فرانس کے آئین میں بہت سی تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس بارہ میں فرانسیسی پارلیمنٹ کے ۹۲۲ ممبروں میں سے صرف ۵۰۴ پیٹان گورنمنٹ کے ساتھ ہیں۔

قاہرہ ۷ جولائی۔ اسکندریہ کے فرانسیسی بیڑے کو کامیابی سے غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔ اور فرانسیسی و برطانوی جہازیوں کے مابین دوستانہ تعلقات قائم ہیں

برلن ۷ جولائی۔ اٹلی کا وزیر خارجہ ایک سپیشل ٹرین سے آج یہاں پہنچا۔ اور ہٹلر سے ملاقات کی۔ جرمنی کے بعض اور مدبر بھی اس ملاقات میں شریک تھے۔ جو دو گھنٹہ جاری رہی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ربن ٹراپ کی سیٹ میں ماسکو جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں شاید کوئی اور گل کھلے۔

لنڈن ۷ جولائی۔ بیجر اٹلی نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے ابھی ابھی ایک عظیم الشان قوم یعنے فرانس کا تختہ الٹتے دیکھا ہے مگر ہٹلر نے یہ قوت بازو سے نہیں کیا۔ بلکہ عوام کے اتحاد و اعتماد کو توڑ کر اور ان کے حوصلے پست کر کے۔ نازی پروپیگنڈا اس کا باعث ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ اب کہ ہمارے ملک میں بھی کئی لوگ بد اعتمادی پھیلا رہے ہیں۔ یہ لوگ شکست سے ڈر رہے ہیں۔ اور آزادی و جمہوریت کے اصولوں کے وفادار نہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ ایسے غداروں کی تعداد ہمارے ملک میں کافی ہے۔ مگر انہیں اپنی سرگرمیوں کے لئے۔ اس طرح کھلا نہیں چھوڑا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمیں اپنے ملک میں جابر دشمن کی یلغار کا مقابلہ کرنا ہوگا اور ہم کامیاب ہوں گے۔

حکومت برطانیہ نے ہیمپ شائر اور جزیرہ وائٹ کے مابین لوگوں کو صبح سے شام تک تمام ساحلی سیر گاہوں پر آمد و رفت کی ممانعت کر دی ہے۔

سرگودھا۔ ۷ جولائی۔ کچھ عرصہ سے یہاں فرقہ وارانہ کشیدگی پائی جاتی تھی۔ آج یہ افواہ پھیل گئی۔ کہ ایک مسلمان کو سکھوں نے مارا ہے۔ سکھ ایک گوردوارہ میں دیوان کر رہے تھے۔ کہ مسلمان جمع ہو کر اس طرف بڑھے۔ مگر پولیس نے بروقت پہنچ کر تصادم نہ ہونے دیا۔ تاہم اکا دکا حملے ہوتے رہے۔ اور چار سکھ اور ایک مسلمان مجروح ہوئے۔

لنڈن ۸ جولائی۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل جن جرمن طیاروں نے برطانیہ پر حملہ کیا۔ ان میں سے سات نیچے گرا لئے گئے۔ تین ہفتہ سے کم عرصہ میں چالیس طیارے گرائے جا چکے ہیں آج سویرے پھر جنوب مغربی علاقہ پر حملہ کیا گیا۔ مگر دشمن کے جہاز ہماری توپوں کی گولہ باری کے سامنے دس منٹ سے زیادہ نہ ٹھہر سکے۔

رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ آج صبح تک لنڈن کے فرانسیسی سفیر کو فرانسیسی حکومت کی طرف سے برطانیہ کے ساتھ سیاسی تعلقات کے انقطاع کی اطلاع نہیں ملی۔

امریکہ کو بیرونی حملوں سے بچانے کے لئے صدر روزویلٹ نے جو سکیم تیار کی ہے۔ اس کے لئے پانچ ارب ڈالر کی رقم کی منظوری اور لی جائے گی۔ جس سے دس لاکھ سپاہی کیل کانٹے سے لیس تیار کئے جائیں گے

ٹوکیو ۸ جولائی۔ حکومت جاپان نے برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ ہانگ کانگ اور برما کے راستے چین کو سامان جنگ نہ بھیجا جائے۔ آج ٹوکیو میں انگریزی سفیر نے جاپان کے وزیر خارجہ کو اس چٹھی کا جواب پہنچا دیا معلوم ہوا ہے۔ وزیر خارجہ کی اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ اور اس نے حکومت برطانیہ کو جواب پر نظر ثانی کرنے کے لئے کہا ہے۔

شملہ ۸ جولائی حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو لوگ کینیڈا یا امریکہ جانا چاہیں۔ یا اپنے بچوں کو بھیجنا چاہیں۔ انہیں یہاں کے سکہ کو ڈالر میں تبدیل کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ بلکہ اس کے لئے انہیں لنڈن ایکسچینج کو لکھنا ہوگا

شملہ ۸ جولائی۔ حکومت ہند کوشش کر رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں اخباری کاغذ تیار ہو سکے۔ ڈیرہ دون فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ایک افسر کو مناسب تحقیقات پر لگایا گیا ہے۔

دہلی ۸ جولائی۔ خان عبدالغفار خاں نے آج ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ میں نے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ کیونکہ اس نے عدم تشدد کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کر لی ہے اور میرے نزدیک ہندوستان کی نجات کا انحصار عدم تشدد پر ہے۔

لنڈن ۸ جولائی۔ فرانس کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیٹان گورنمنٹ نازیوں کی پوری طرح غلام بن گئی ہے۔ چنانچہ فرانس میں جس قدر جرمن سپاہی قید تھے۔ وہ سب چھوڑ دیئے گئے ہیں لیکن حکومت جرمنی نے فرانسیسی قیدیوں کو چھوڑنے کا نام تک نہیں لیا۔ اسی طرح پیٹان گورنمنٹ نے یہ حکم بھی دے دیا ہے۔ کہ جو شخص کسی دوسرے ملک کا اخبار فرانس میں لائے گا۔ یا اسے فروخت کرے گا۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

قاہرہ ۸ جولائی اسکندریہ میں آج دس منٹ کے لئے ہوائی حملے کے خطرے کا اعلان ہوا۔ مگر دشمن کے جہاز ذرہ بھر بھی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اور سب کو انگریزی توپوں نے مار بھگایا

لنڈن ۸ جولائی۔ کل ایک انگریزی ڈبکنی کشتی نے نارویے کے سمندر میں جرمن جہازوں کے ایک قافلے کو دیکھا چنانچہ اس نے تارپیڈو سے دو جہاز ڈبو دیئے پھر تین اور جہاز نظر آئے ان کو بھی اس نے غرق کر دیا۔ اور اس طرح پانچ جہازوں کو ڈبو کر وہ سلامتی کے ساتھ اڈے پر واپس آ گئی۔

لنڈن ۸ جولائی۔ برطانیہ نے جرمنی کی اب کڑی ناکہ بندی کر رکھی ہے چنانچہ تیل۔ ربڑ۔ دھاتیں اور کھانے پینے کی چیزیں جرمنی کو اتنی مقدار میں نہیں پہنچ رہیں۔ جتنی مقدار میں پہلے پہنچا کرتی تھیں۔ اس ناکہ بندی کے نتیجہ میں لازماً وہ زیادہ دیر تک لڑائی کو جاری نہیں رکھ سکے گا۔

لنڈن ۸ جولائی۔ افریقہ میں اطالویوں کو بھاری نقصان پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ اطالویوں کے چار ٹینک۔ چالیس لاکھ کارتوس۔ سولہ توپیں۔ اور اسی طرح اور بہت سا سامان انگریزوں کے ہاتھ آیا ہے

دہلی ۸ جولائی۔ گورنمنٹ نے بیس ہزار روپیہ ضلع بالاسور کے ان مصیبت زدگان کو دیا ہے۔ جنہیں حال میں سیلاب سے سخت نقصان پہنچا ہے کانگرس اور دوسری انجمنیں بھی مصیبت زدگان کی امداد کر رہی ہیں۔

بمبئی ۸ جولائی۔ نشہ بندی کے بارہ میں ہائیکورٹ کے تازہ فیصلہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے گورنمنٹ بمبئی اس پر غور و خوض کر رہی ہے۔ لیکن معاملہ چونکہ اہم ہے۔ اس لئے وہ قانونی مشیروں سے مشورہ لئے بغیر اپنی پالیسی کا اعلان نہیں کرے گی۔

دہلی ۸ جولائی۔ ریاست انندور اور ریاست جام نگر میں جنگی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۸ جولائی۔ لڑائی شروع ہونے سے لے کر اب تک جرمنی کے ۲۵۰۰ جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ اس میں وہ جہاز شامل نہیں جو فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور ناروے والوں نے گرائے تھے۔ اسی طرح وہ جہاز بھی شامل نہیں جنہیں سخت نقصان پہنچا۔ اور وہ اپنے اڈوں پر سلامتی کے ساتھ نہ پہنچ سکے

لاہور ۸ جولائی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد آجکل لاہور میں ہیں۔ انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ خان عبدالغفار خاں کے بعد ورکنگ کمیٹی کا کوئی اور ممبر اہنسا کے سوال پر استعفےٰ نہیں دے گا۔ آپ نے کہا کہ خان عبدالغفار خان ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah